جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عہ

تفسیر اتقان اردو

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تفسیر کا بامحاورہ اردو ترجمہ دو جلدون مین ہے۔ اس تفسیر کی خوبی بیان سے باہر ہے جس حسن و خوش اسلوبی سے امام مرحوم نے اس نادر تالیف مین حقایق و معارف قرآن مجید کو بیان فرمایا ہے۔ دیگر ضخیم تفسیرون مین بھی وہ ۲ جو دہنین جملہ علوم ۔ ہر علم کے انواع و اقسام از قبیل عام مجمل و مفصل محکم و متشابہ ظاہر و نص کیفیت نزول۔ اسباب نزول۔ جائے نزول اعجاز طریق استنباط وغیرہ امور کو نہایت تفصیل سے لکھا ہے۔ ہر دو جلد کی اصلی قیمت سے ۔ رعایتی عہ مجلد صہ۔

حمایل شریف

بہ ترجمہ شمس العلماء حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی۔ ۲۲/۲۰ تقطیع پر ایک صفحے ایک صفحہ مین متن اور دوسرے صفحہ مین بالمقابل ترجمہ۔ حاشیہ پر فوا

ہر آیت کے متعلق سلسلہ وار نمبر لگا کر اسکے مطابق نشان لگائے ہین۔ مجلد عہ دو روپے۔

تاریخ اسپین

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر نبیرہ سر سید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوا لیا۔ اصلی قیمت للعہ مترجم مرحوم کے فات ہو جانے سے اس کی چند جلدین ہمنے اور بھی خریدی ہین وزن اس کا ایک سیر ہے چونکہ ہے رعایتی قیمت پر دفتر الحق سے بے جلد عہ مین اور مجلد نفیس عہ مین بلا محصول ملے گی۔ جلد درخواست بھیجین۔ ورنہ پھر ایسی کتاب اس قیمت پر نہ مل سکیگی۔ دیگر مطبع ہار و تاجران کتب نے اس کی قیمت للعہ رکھی ہے

صف و زمانہ

آریون نے یکصدان بڑے بڑے اعتراضون کا معقول و منقول سے جواب جو ہل اسلام ہمیشہ کہتے رہتے ہین قیمت ۸ر

روح جسم میں کس انتظام کے تحت آباد ہے؟

ہم سمجھتے ہیں کہ روح ایک جوہر لطیف ہے۔ اُس روح پاک کی بحث یہاں مقصود نہیں ہے۔ جس کو نورالٰہیہ یا امرِ رب سے بتلایا ہے۔ بلکہ یہاں اس روح یا قوت حیات کا ذکر ہے۔ جو انسان کی زندگانی میں نظام جسمانی کی منتظم ہے۔ اور جس کے معطل ہونے سے انسان زندہ نہیں رہتا۔ اور جسم جسمانی مردہ اور بیکار ہو کر گل سڑ جاتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ جسم کے ساتھ جس میں سوائے خرابی پذیر اور کثیف مادہ کے اور کچھ نہیں) اس کامل جل کر بود و باش رکھنا بڑے بھاری انتظام اور اہتمام کا محتاج ہے۔ چونکہ سوائے اس کے جسم محض بیکار ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ تمام جسم پر اس کو اقتدار حکمرانی عطا کیا جاتا۔ اور یہ روح چونکہ نہایت نازک طبع اور لطیف مزاج ہے۔ اس لئے اس کے حکمرانی کے ذریعہ ایسے کامل اور ہر طرح موثر بنائے گئے ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ سے نہ صرف وجود انسانی برقرار رہتا ہے۔ بلکہ انسان تمام مخلوقات سے زبردست اور طاقتور متنفس بن جاتا ہے۔ اور ایسے اعلیٰ درجہ کے عروج اور کمالات پر پہونچ جاتا ہے۔ اور ایسی اختراعات اور ایجادوں کا بانی ہو جاتا ہے جس سے بڑھ کر ہو سکنا نا ممکن ہے ایسے عالی رتبہ حکمران اور ایسی بیکار مملکت کا انتظام ہماری ظاہری سلطنتوں سے بہت بڑھ کر باقاعدہ اور با ضابطہ ہے۔ ممکن نہیں کہ آں کے مقررہ قواعد سے ایک ذرہ بھر بھی کوئی عہدہ دار سرتابی کرے۔ اور پھر سلامت رہ سکے۔ روح کی سلطنت کے چند بڑے بڑے صیغے مقرر ہیں۔ جن پر وہ اپنے مدار المہام یا وزیر اعظم دماغ کے ذریعہ حکمران ہے۔ دماغ کو اس کی جانب سے ہر وقت خاص ہدایات بذریعہ ادراک ملتی رہتی ہیں۔ دماغ کے سوائے جسم کے جتنے اعضا ہیں۔ نہ ان کو طاقت اور حس دی گئی ہے اور نہ ادراک۔ اس اختیار اور امتیاز سے۔ صرف دماغ ہی کو مشرف کیا گیا ہے۔ دماغ نے شاہی ضروریات کے پورا کرنے اور بنائے سلطنت کا نظم و نسق کرنے کے لئے مختلف محکمے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اول: محکمہ خبر رسانی اور اجرائے احکام کا ہے جس کو نظام عصبی یا نروس سسٹم کہتے ہیں جسم کا ہر ایک جزو اور ہر ایک ریشہ اس تار برقی کے سلسلہ سے بندھا ہوا ہے جسم کی ہر ایک ضرورت یا خطرہ کی اطلاع دماغ کو اس محکمہ کے ذریعہ ملتی ہے اور دماغ بوسیلہ ادراک کے سلطان روح کے حضور عرض کر کے اس کے لئے مناسب حکم حاصل کرتا ہے۔ اور فی الفور مناسب وقت تدابیر اور احکام جاری کر دیتا ہے **دوسرا محکمہ** رسد رسانی کا ہے۔ جس کے بغیر سب احکام اور تدابیر دھرے رہ جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ بھی بجائے خود اہم ترین ہے۔ اسلئے اس کو دل کے سپرد کیا گیا ہے۔ جو پسلیوں کے محفوظ قلعہ میں بیٹھا ہوا ہر وقت کی جد وجہد کیساتھ اپنے کام میں مصروف ہے۔ شریان و عروق اس کے ماتحت عہدہ دار ہیں۔ معدہ دل کا سب سے بڑا رفیق ہے۔ جہاں غذا تیار ہو کر قبول حکم کے لائق بنتی ہے۔ اور بطور رسد اور ذخیرہ کے دماغ دروح کو پیش ہوتی ہے۔ تکمیل تیاری غذا کا نائب و۔ امعا کا جال ہے جو بطور بار برداری کے غذا کو جگر میں پہنچاتا ہے مفید مطلب سامان قبول کر لینے کے بعد جو بیکار سامان پڑا رہتا ہے اور جو کسی کام کی نہیں ہو امعا کے آخری حصہ کے عہدہ دار اس کو جسم سے باہر نکال دیتے ہیں۔ جگر جو محکمہ تقسیم غذا کا اعلیٰ عہدہ دار ہے۔ جو ذخیرہ جوہر کو بصیغہ رسد مناسب عہدہ داروں اور مقامات تک پہنچاتا ہے۔ مفید مطلب سامان قبول کر لینے کے بعد جو بیکار سامان پڑا رہتا ہے۔ اس کی صفائی کا کام گردوں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ چونکہ یہ بڑی مصروفیت کا کام ہے۔ اس لئے اس میں دو انجن لگا دئے گئے ہیں۔ کہ بڑی لطف کی بات ہے کہ گردہ تو اس سامان غذا کو چھانتا ہے۔ اور صاف کرتا ہے۔ جو محکمہ امعا کے ذریعہ سے قبول ہو کر آتے ہیں۔ مگر اہلکاران امعا جس کو ناپسند کرتے ہیں۔ ان کو ان کے آخری حصہ کے ہمراہ خود ہی دھکے دیکر نکال دیتے ہیں۔ بقائے نسل کی وہ ضروریات اعضائے تناسل کے سپرد ہیں جن کی تفصیل کی یہاں چنداں ضرورت نہیں۔ یہ سب کا سب انتظام ایسا مکمل اور بے خطا ہے۔ کہ جب تک ہر ایک عہدہ دار جسمانی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ اس میں ذرہ بھر فرق نہیں پڑنے پاتا۔ مگر جہاں کوئی عہدہ دار یا کوئی بڑا محکمہ ہی بیکار یا کمزور ہو جائے وہاں ہی سے اس سلطنت کی تباہی شروع ہو جاتی ہے +

الغرض روح کیسے قابل حکمران ہوتے بلکہ اس کے وجود میں موجود رہنے کے

لئے نہایت لازمی ہے۔ کہ اس کے مندرجہ بالا سب محکمہ جات صحیح صحیح طور پر اپنی اپنی ڈیوٹی پر لگے رہیں اگر ذرہ بھر بھی بے پرواہی یا غفلت ہو گی وہ خطرہ آخر کار بڑھ کر سلطنت کو نیست و نابود کر دے گا۔ اور سلطان روح کا پھر کہیں پتہ نہ لگیگا۔ اتنا سمجھنے کے بعد کیا ہر ایک سمجھدار شخص کا فرض نہیں کہ ایسے نازک اور اہم سلسلہ کو سر مو بگڑنے نہ دے۔ یہی وجہ ہے کہ دانشمند لوگ۔ دل۔ دماغ۔ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ اعضائے تناسل کی تقویت کا ہر وقت تدارک کرتے رہتے ہیں۔ بڑے بڑے دانش مند اور عالم حکما نے اتفاق کر کے ہم کو زور دے کر اس بات پر آمادہ کیا ہے۔ کہ وہ ذخیرہ جوہر ایجاد کیا جائے۔ جو اس تمام انتظام کی مضبوطی اور برقراری کا احسن ترین ذریعہ ہو جس سے متاثر ہو کر ہم نے (مار اللحم انگوری دوآتشہ) ایجاد کیا ہے۔ یہ طیور لوم یاقوت اور عنبر کستوری وغیرہ ملا ہوا عرق ایسا باتاثیر اور مجرب ثابت ہوا ہے کہ دنیا بھر کے حکما اسکی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ تمام ضروریات زندگی اسکے پینے سے برقرار رہتی ہیں بلکہ کسی طاقت مندرجہ بالا کے بگڑ جانے کی صورت میں یہ ہمارا ایجاد کردہ ماء اللحم آب حیات کا کام دیتا ہے اور نئے سرے سے زندگانی کی طاقتوں کو بڑھاتا ہے۔ ہمارے ماء اللحم سے طاقت مردانہ کو کمال تقویت ہو جاتی ہے۔ جس سے بیشمار بوڑھے آدمی از سر نو طاقت پا چکے ہیں۔ اور ہمیشہ امرا اور والیان ملک اسکے فریفتہ رہتے ہیں اسلئے بیش قیمت چیز سے آپکو محروم نہ رہنا چاہئے زمانہ حال میں اسکو نہایت بیش قیمت نعمت ربانی خیال کیا جاتا ہے بہتر ذخیرہ جوہر روحانی ایجاد نہیں ہوا

پتہ:- حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

قیمت فی بوتل (عہ) پانچ بوتل (للعہ) محصول ڈاک علاوہ (تین بوتل سے کم باہر نہیں روانہ کیا جائے گا)

جلد ۳

مطبوعہ چھبیس جنوری سنہ ۱۹۱۲ء مطابق پانچ صفر المظفر سنہ ۱۳۳۰ھ یوم جمعہ

نمبر ۴

الحق دہلی

سیاہ بادلون مین روشنی کی ایک شعاع

نمبر ۱

عشق در جوش آورد مغز دل افسردہ را

شعلہ جنبش می دہد نبض چراغ مردہ را

پنڈت دیانند جی کا قول ہے۔ کہ علما اور طالب علمون کو واجب ہے کہ عداوت کا خیال چھوڑ کر تمام انسانون کو راہ عاقبت دکھائین۔ "ہم اس بحث کو نظر انداز کرتے ہین۔ اور خاص وقت کے لئے اوٹھا رکھتے ہین۔ کہ پنڈت صاحب کی لائف سے کہان تک اس اصول کی پابندی کی۔ کیونکہ اگر اندھیری رات مین ایک نابینا کے ہاتھ مین چراغ ہو تو گو وہ خود راہ کو نہین ڈھونڈ سکتا۔ مگر راہ گیر دوسرے لوگ اوسکی روشنی سے ضرور فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ہمارا خیال تھا۔ کہ آریہ سماج کے جوشیلے ممبر اپنے گرو کے بتائے ہوئے قانون پر چلینگے اور دوسرے نقش قدم سے انچ بھر نہ ہٹینگے لیکن جب ہم گروکل کانگڑی کے بارے مین چھوٹی چھوٹی بکیون کی بہن بھناہٹ کو سنتے ہین۔ اور ان پر کڑی کان لو پاتے ہین۔ تو بیساختہ زبان سے نکل جاتا ہے

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے

حسرت ان غنچون پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

ہندوستان کا مشہور قدیمی ڈرامسٹ کالی داس لکھتا ہے۔ کہ وہ بچہ دنیا بھر مین سب سے زیادہ بدنصیب ہے۔ جو ہنستا کھلتا والدین کی گود سے محروم ہو جائے۔ لیکن نہایت افسوس ہے۔ کہ گروکل کانگڑی ایسے بچون پر رحم نہین کرتا۔ مہاشہ دھرم پال نے اخبار اندر مین "ویدون کا پرچار" کے ہیڈنگ سے ایک سلسلہ مضامین شروع کیا ہے۔ جس کو پڑھکر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہان ویدون کے اصول و احکام کی مطلق پرواہ نہین کی جاتی اور بہا ہی دیا۔ نفسا نفسی گروکل کی تباہی کا باعث ہو رہی ہے۔ ہم نہین جان سکتے کہ وہ نا وکسطرح چل سکتی ہے جس کے ملاح اناڑی ہون تعلیم کی اصلی غرض یہ ہے۔ کہ وہ طالب علمون کی سوتی ہوئی قوتون کو بیدار کرنے مین سیٹی کا کام دے۔ بچون مین اعلیٰ اخلاق پیدا ہو۔ تاکہ وہ بڑے ہوکر انسانی زندگی کے لئے عمدہ نمونہ بنین۔ مگر جب گروکل مین خرابی کا سیلاب اومڈ رہا ہے۔ ارکین کے خیالات اور عادات خرفگیری کے قابل ہین۔ تو کیونکر اعلیٰ مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ ارکین کے واقعات پڑھنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ آپ ہی تباہی کے رنگ مین ڈوبے ہوئے ہین۔ اور اپنے نقل و حرکت سے بربادی کا ثبوت دے رہے ہین۔ ان سے یہ امید رکھنا بیکار ہے۔ کہ وہ سوشل یا مذہبی زندگی کے رہنما بنینگے۔ یا بد عادتون کو سنوارینگے۔ مہاشہ دھرم پال نے نہایت دلیری سے گروکل کانگڑی کے سربستہ رازون کا پردہ اوٹھایا جس کو ہم "سیاہ بادلون مین روشنی کی شعاع" سے تعبیر کرتے ہین۔ مہاشہ صاحب اپنے مضمون کی تمہید مین لکھتے ہین۔

وید کا پڑھنا پڑھانا آریون کا پرم دھرم ہے ہر ایک وہ شخص جو آریہ سماجی ہے۔ وہ اخلاقی طور پر اس بات کا اقرارنامہ داخل کر چکا ہے۔ کہ وہ ویدون کو پڑھیگا۔ یا سنیگا۔ اگر زیادہ وسیع معنون مین ہم اس اقرارنامہ پر غور کرین تو اس نتیجہ پر پہونچنے کے لئے مجبور ہون گے کہ ہر ایک آریہ سماجی جو عہدنامہ پر دستخط کر چکا ہے۔ وہ ویدون کو پڑھتا اور سنتا سناتا ہے۔ اور کہ اس وقت جا بجا آریہ سماجون کے گھرون مین ٹھیک اسی طرح ویدون کا پاٹھ ہو رہا ہے۔ جس طرح کہ عیسائیون کے ہان بائبل کا یا مسلمانون کے ہان صبح کے وقت قران شریف کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ ایک محض فرضیت کا نقشہ ہے۔ اگر ہم واقعات کی بنا پر بحث کرنے لگین۔ تو ہمین بالکل اس کے برعکس نظارہ دیکھنے مین آئے گا۔ فی صدی ایک بھی آریہ سماجی مشکل سے ایسا نکلے گا۔ جو ویدون کا مطالعہ براہ راست تو ایک طرف رہا۔ سوامی دیانند کے بھاشیہ کا بھی باقاعدہ مطالعہ کرتا ہو

تو اوس مین کسی قسم کا مبالغہ نہین ہو گا۔ تمام آریہ بھی اپنے
اقرار نامہ کو ایک دن کے لئے بھی پورا نہین کرتے
وہ گویا اس بات کا ثبوت دیتے ہین۔ کہ وہ آریہ سماج
کے اس اصول کی اتنی بھی وقعت نہین دے سکتے
جتنی کہ ایک معمولی دوکاندار اپنے بھی کھاتے کی کتاب
کو وقعت دیتا اور روزمرہ اوس کی جانچ پڑتال کرتا
رہتا ہے۔"

ایک آریہ سماجی کی صاف گوئی سے یہ نتیجہ نکالنا شاید بدمزاج
آریون کو ناگوار ہو کہ پنڈت دیانند جی کی جماعت ہندوستان کی تمام مذہبی
سوسائٹیون سے گری ہوئی ہے جس مین وید مقدس کے سمجھنے والے
اور پڑھنے والے بھی مفقود ہین۔ پھر اوس کو جیتی جاگتی طاقت کے نام
سے پکارنا اپنے منہ سے میان مٹھو بننا نہین تو اور کیا ہے عیسائی
بائبل کو پڑھتے ہین۔ مسلمان قرآن شریف کو پڑھتے ہین۔ اور سماج
مین وید پڑھنے والون کی کمی ہے۔ تو اوس کو زندہ قوت نہین کہا
جا سکتا۔ بلکہ ہر شخص یہ کہنے کے لئے آمادہ ہے کہ آریہ سماج گھوڑے
بیچ کر سو رہی ہے جس گروہ کو اپنی الہامی کتاب سے اسقدر بے پرواہی
ہے۔ اوس کی مذہبی زندگی فانوس خیال سے نسبت رکھتی ہے۔
مہاشہ جی کے بیان سے بخوبی پایا جاتا ہے کہ آریہ سماج کو اپنے
گھر کی خبر نہین۔ پھر سمجھ مین نہین آتا۔ کہ یہ سوسائٹی اپنے دو ورقہ ٹریکٹوں
مین مذہب اسلام پر کیون حملے کرتی ہے۔ کیا کتے کی طرح بھونکنے کا یہی ایک
ذریعہ رہ گیا ہے۔ کہ اپنی مذہبی اصلاح چھوڑ کر دوسرون کو تو وہ ملامت
بنانے کی سعی کی جائے جن لوگون کی مذہبی واقفیت کا یہ درجہ ہے کہ وید
پڑھنے سے جی چراتے ہین۔ ان سے یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ محنت اور
جانفشانی سے عربی حاصل کر کے اسلامی مسائل پر مضبوط اور صحیح رائے
دے سکین گے۔ بس آریہ سماج کے اندر اسلام کے خلاف جو سپرٹ
قائم کی گئی ہے۔ وہ قابلیت لیاقت یا تحقیق حق کے لئے نہین ہے۔
بلکہ تعصب پر منحصر ہے۔ اور ان کے تمام مباحث قاعدہ کی حد سے نکلے
ہوئے ہین۔ باقی آئندہ۔

آریہ سماج مین آپس کے جھگڑے

پنڈت بھوجدت بھی دلی زبان سے یہ
تسلیم کرتے ہین۔ کہ آریہ سماج کے اندر خانہ جنگیون کی خوفناک سپرٹ
ہے اور بدقسمتی سے اس مرض نے آریہ سماج کا ایسا پیچھا پکڑا ہے۔
کہ جس سے اوسے نجات ملنا مشکل ہے۔ آریہ سماج اس مرض کے ہاتھ
نہ صرف دنیا کی نگاہون مین ذلیل و خوار ہو چکا ہے بلکہ ترقی و کامیابی کے
راستہ کو چھوڑ کر بربادی کی شاہراہ پر جا پڑا ہے۔ مہاشہ کشل نے
مسافر آگرہ کی پانچوین جلد مین دہرم پال کے متعلق اپنی چٹھی مین یہ لکھا ہے کہ دو
یہ وہی دہرم پال ہے۔ جس نے اپنے رسالہ مین ویدون کو قرآن کے
درجہ سے گرایا۔ یہ وہی دھرم پال نہین جس نے آریہ سماج کے کٹر
دشمن سردار امر سنگھ ایڈیٹر لائل گزٹ سے ایک سو روپیہ ویدون کی
ہتک پلید کرنے کے لئے لیا۔ یہ وہی دہرم پال نہین ہے۔ جس نے
ویدون مین گائے خوری کا شک ڈالا۔ کیا یہ وہی دہرم پال نہین ہے
جس نے ویدون کی قدامت پر اور دیوتاؤں کی پرستش کے جسم تک گھٹانے
کی کوشش کی۔ یہ وہی دہرم پال ہے جس نے شملہ مین مہاتما منشی رام جی
کو گندی گالیان دین"۔ جو گروہ آپس والون کو ایسی لتاڑ بتائے۔ اوس کا
کسی غیر قوم کی دینی یا دنیاوی مخالفت کرنا حیرت خیز نہین۔ دھرم پال کو
سماج مین دوسرے مذہب کی مخالفت کے لئے تیار کیا گیا۔ جب
یہ مادہ زیادہ تیز ہو گیا۔ تو وہ دوسرون کو چھوڑ کر اپنے گھر کے پول
کھول رہا ہے۔ اور زبان حال سے کہتا ہے۔ ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ئی
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

ایک عیسائی واعظ پر مقدمہ

کلکتہ مین یہ قانون پاس
ہو چکا ہے۔ کہ کوئی پبلک
جلسہ یا تقریر غروب آفتاب کے
بعد نہ ہونی چاہیے۔ آج کل ایک عیسائی واعظ اسی قانون کی زد مین آیا ہوا ہے
ملزم کا نام مسٹر جان کرون ہے۔ جو سابق مین سنڈیکیٹ کا افسر تھا مجسٹریٹ
نے اوس کا جرم مین ماخوذ کیا جانا ظاہر کیا۔ ملزم نے جواب دیا۔
کہ وہ کسی رکاوٹ کے بغیر خدا کا کام کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ اس
قانون کی مطابقت سے انکاری ہوا۔ اور اس نے ظاہر کیا۔ کہ جب تک یہ
قانون موقوف نہ ہو گا۔ مین ایسا کرتا رہونگا مجسٹریٹ نے ایک سو روپیہ
جرمانہ اور اوس کو ادا نہ کرنے کی صورت مین تا برخاست عدالت روکے
جانے کا حکم دیا۔ ملزم نے جرمانہ ادا نہین کیا۔ اس مقدمہ
مین پادری کے طریقہ عمل سے پایا جاتا تھا۔ کہ جو قانون جسم کے بجائے
روح پر حکومت کرے۔ اوس کا منسوخ کرنا بہتر ہے۔

پبلک رائے کو دبانیکی کوشش

ہندوستان مین شاہنشاہ معظم کی تشریف آوری کا اہم مقصد یہ بھی تھا کہ ملک بھر کی رایون کا مجموعہ آپ کے سامنے آ جائے اور جن غریبون کی آواز پارلیمنٹ تک نہین پہنچ سکتی اوسکو حضور ممدوح نہایت آسانی سے سن سکین - اور انتظام مین جن باتون کی کمی ہے وہ اس ذریعہ سے پوری ہو جائے - لیکن کلکتہ مین پبلک رائے رکہنے والون کا برا حشر ہوا - ایک اخبار لکہتا ہے کہ وہان گیارہ شخص اس قصور مین گرفتار اور زیر حراست تھے کہ اونہون نے شاہنشاہ معظم کے مقام مین مختلف طریقون سے کچھہ عرض و معروض کرنی چاہی تھی ان مین دو یوروشین اور ایک سب رجسٹرار بھی تھا - گو ہز مجسٹی کے تشریف لیجانے پر بلا کسی مزید تحقیقات و تفتیش کے ان لوگون کو رہا کر دیا گیا مگر پبلک رائے تاریکی مین پڑی رہی -

چیف کورٹ کا تازہ سرکلر اور مسلمان

پنجاب کے قانون پیشہ اصحاب کو نئے چیف کورٹ نے جو ایک تازہ سرکلر جاری کیا ہے - اوس سے تعلیم یافتہ نوجوانون کو سخت پریشانی کا سامنا ہوا ہے - کہا جاتا ہے کہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء کے بعد کوئی مختار نہ ہو سکیگا - اور وکلائے درجہ دوم مین گنتی کے اشخاص شامل ہون گے جن کی تعداد کا اعلان تین سال پیشتر کر دیا جائے گا - یہ سرکلر ایک طرف تو ان نوجوانون کی بندہی ہوئی امیدون کو توڑتا ہے جو مختاری کو معاش کا عمدہ ذریعہ سمجھے ہوئے ہین اور دوسری جانب پبلک ہی فکر مند ہے کہ قانون پیشہ اصحاب کی حیثیت سے اوس کو ڈبل محنتانے دینے پڑینگے - سب سے زیادہ رونا اس بات کا ہے کہ ایک تو مسلمان وکلا اور مختاران کی تعداد یون ہی کم ہے اب اس سرکلر سے آیندہ تمناؤن کا خاتمہ ہو جائیگا -

ایران کی حالت پر آنسو بہانا جرم نہین

نواب وقار الملک بہادر اپنے ایک مضمون مین اہل تشیع و اہل تسنن کو نصیحت فرماتے ہین کہ خدانخواستہ ایران و انگلستان مین جنگ شروع ہو جانے کی صورت مین مسلمانون کو چاہئے کہ ایران مین چندہ نہ بھیجین اور انگریزی مال بائیکاٹ نہ کیا جائے مسلمان باتفاق مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کرین نواب صاحب نے ایک اسلامی لیڈر ہونے کی حیثیت سے اپنا فرض ادا کر دیا ہے مگر ایران کی حالت پر آنسو بہانا جرم نہین ہے - اسلامی ممالک کے وجود سے ہر مسلمان کو قدرتاً ہمدردی ہے - جسطرح ایک سلطنت کے عیسائی کو دوسری سلطنت کے عیسائی کے ہمدردی ہوتی چاہئے - اول تو سلطنت برطانیہ ہمیشہ سے مظلومین اور کمزورون کی حمایت کرتی ہے اور وہ انسانی ہمدردی مین صفت سے مشہور ہے اور مسلمانون کے منہ سے بجز ان سے برے دن آگئے تو یہ مانا کہ وہ کچھہ نہین کر سکتے پھر بھی اشکون کا دریا بہا کر منہ سے آہ و نالے نکالکر اپنا سر پیٹ کر دل کو ہلکا کر لینگے - درد انگیز نالون مین خدا داد تاثیر ہوتی ہے وہ لیڈرون کا گلا دبانے سے نہین رک سکتے - ہمین تو کامل یقین ہے سلطنت برطانیہ جیسی شریف سلطنت مظلومان ایران کے درد سے موثر ہو کر ضرور دنیا کے سامنے اپنا انصاف کی دہاک بٹھائیگی -

آریہ مسافر کی سینہ زوری

جالندہر سے ایک رسالہ آریہ مسافر کے نام سے نکلتا ہے جس کا لہجہ کسی طرح مسافر اگرہ سے کم نہین ہے اس نے مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر وطن پر چند ناگوار حملے کئے تھے مولوی صاحب نے ترکی بترکی جواب دینے کے بجائے آریہ مسافر کے ایڈیٹر کو نوٹس دیا ہے کہ وہ جھوٹے بہتان نہ لگائے - اسلئے اپنی تحریر پر اظہار تاسف کے بعد اس کی تردید متعدد اخبارات مین کر دے - ورنہ قانونی سلوک کیا جائیگا - رسالہ آریہ مسافر دسمبر اور جنوری کی اشاعت سے معلوم ہوا کہ وہ معافی مانگنے کے لئے طیار نہین ہے - اور ایڈیٹر وطن کو جسطرح اختیار ہے وہ چارہ جوئی کرے - جب سے جہنگ سیال کے ساتھ الحق کی ضمانت لے لیگئی ہے اوس وقت سے سماجی اخبارات کے حوصلے بڑہ گئے ہین - ایڈیٹر وطن قانونی کارروائی بہی کرین تو آریہ مسافر کے کان پر جون نہ رینگیگی - آریہ پرچے اس خیال کو دور رکھین کہ مسلمانون کی موجودہ سپرٹ سے گورنمنٹ بدگمان ہے - گو ایران اور ٹرکی سے ہمارے قومی جذبات کا تعلق ہے لیکن اوس کے یہ معنی نہین ہو سکتے کہ ہم اپنی قدیمی وفاداری کو ہاتھہ سے دیدین -

---

ناظرین سے دو دو باتین

[illegible]

واپس کرنے کیلئے مستعد ہین - امید ہے کہ ناظرین اس نقطۂ خیال پر کامل توجہ فرمائینگے -

"منیجر الحق"

پردہ اور اہل اسلام

اردوئے معلی مین پردہ کے متعلق ایک مضمون نکلا ہے جس مین درج ہے کہ قرآن شریف کی آیت مین نیچی نگاہین کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ عورتون اور مردون دونون فریقوں کو یکسان طور پر دیا گیا ہے - اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردون کی نسبت عورتون کو اپنا منہ چھپانا ضروری نہین ہے - کیسے تعجب کی بات ہے کہ مردون کو برقع پہنے اور عورتون سے اپنا منہ چھپانے کا حکم نہین دیا گیا - کیا مردانہ نفسانی خواہشات کے زور کے اور جذبات کے دبانے مین ضعیف سمجھے گئے ہین اور ان تمام امور مین عورتین قوی خیال کیگئین" - ہم کہتے ہین کہ یہ ضروری امر نہین کہ تکالیف مین بھی مرد و عورت کا پلہ برابر ہو - مرد کا کام محنت اور مشقت سے روپیہ حاصل کرنا ہے - اور عورت کا کام خانہ داری ہے عورتون کو جو تکلیف بچہ جننے مین ہوتی ہے - اوس تکلیف مین مرد کسطرح شامل ہوسکتا ہے -

راقم مضمون آگے چلکر لکھتا ہے کہ برقعہ اور نقاب کا استعمال کرنا کوئی اسلامی رسم نہین ہے - مذہب اسلام نے نہ عبادت کے لئے اس کے استعمال کا حکم دیا ہے - نہ اخلاقی طور پر بلکہ یہ ایک قدیم زمانہ کی رسم ہے جو اسلام سے پیشتر جاری تھی - مذہب اسلام مین امر مشروع صرف یہ ہے کہ عورتین اپنے سینون پر چادروں کے بکل مارے رہین" -

اسلامی پردہ کی اصلی غایت بدکاری سے بچنا ہے - عورتین اپنا منہ چھپاکر خود بھی عصمت کی حفاظت کرتی ہین اور پردہ پوشی کی وجہ سے مردون کو نہین دیکھ سکتین اسلئے وہ بھی گناہ سے محفوظ رہتے ہین - قرآن مجید مین ہے کہ "اے نبی کی بیویون اور بیٹیون اور مومنون کی عورتون سے کہہ کہ بڑی چادر اوڑھ لیا کرین اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ وہ پہچانی جائینگی اور ستائی نہ جائینگی" یہان بڑی چادر سے برقع مراد نہین تو اور کیا ہے -

مباحثہ مونگیر

ہر دو حصص چھپ کر بالکل طیار ہے - قیمت صرف آٹھ آنے

منیجر الحق

بیواؤں کی شادی اور سناتن دھرم پرچارک

۲۶ جنوری کے ہندو اخبار دھرم پرچارک نے یہ لکھا ہے۔ کہ دو جن لوگون مین بیوہ کی دوسری شادی کی اجازت ہے۔ اون ہی مین طلاق کے مقدمے نظر آتے ہین۔ اور مردون اور عورتون کے حقوق یکسان نہین ہین۔ مرد جہان چاہے چلے پھرے۔ لیکن عورتون کو چاردیواری مین قیدیون کی طرح رہنا پڑتا ہے۔ نیز یہ قانون قدرت بتاتا ہے کہ مرد ایک سال مین ایک سے کئی عورتون تک اولاد دے سکتا ہے لیکن ایک عورت ایک سال مین ایک سے زیادہ بچہ نہین جن سکتی۔ ہندوؤن کی شادی نفسانی خواہشات اور دنیاوی مزے اڑانے کیلئے نہین ہے۔ بلکہ ہندوؤن مین شادی کو وجہ سے مقدس سمجھتے ہیں۔ اور دیگر مذاہب مین محبت کی وجہ سے شادی ہوتی ہے۔

اسلام ایک ظالمانہ مذہب نہین ہے۔ کہ وہ عورتون کے حقوق کا لحاظ نہ رکھے شریعت محمدی بڑے زور سے منع کرتی ہے۔ کہ عورتون کو تکلیف نہ دی جائے۔ اگر بعض مسلمان حقوق نسوان پر عمل نکرین تو اس سے اسلامی شریعت پر کچھ بھی حرف نہین آسکتا۔ پردہ عورتون کی عصمت اور عفت کو محفوظ رکھتا ہے۔ چنانچہ جنواد باکے اشلوک ۲۱۶ مین ہے کہ مان بہن لڑکی ان سب سے کسی کے ساتھ اکیلے مکان مین نہ رہے کیونکہ اندریان بہت بلوان ہین پنڈت کو بھی راہ پر کھینچ لاتی ہین۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ عورت مرد کے باہمی دیدار کا نتیجہ خراب ہے دھرم پرچارک کا یہ خیال غلط ہے کہ ایک عورت ایک سال مین ایک ہی بچہ جن سکتی ہے حالانکہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک عورت نے ایک ہی وقت مین چار چار یا پانچ بچے دیئے ہین۔ اس قسم کے واقعات آئے دن اخبارات مین شائع ہوتے رہتے ہین۔ مسلمانون مین بھی شادی کی وجہ محبت نہین بلکہ والدین کی پسند سے نکاح ہوتا ہے۔ ابتک ایام کی رفتار بتارہی ہے۔ کہ جس مذہب مین بیوؤن کی شادی کی ممانعت ہے۔ اوس مین خواہش نفسانی کے دیوتا نے نئے نئے گل کھلا رکھے ہین۔

ہز مجسٹی کی تشریف آوری پر کلکتہ پولیس کی بد انتظامی

دربار تاجپوشی کے موقعہ پر دہلی پولیس نے جس قابلیت اور سنجیدگی سے اپنے فرائض منصبی کو ادا کیا اوس پر تمام پنجاب کو سچے دل سے خوش ہونا چاہیے۔ اس مبارک موقعہ پر جو والیان ریاست۔ رؤسائے نامدار جمع ہوئے تھے۔ وہ بھی پولیس کے خدمات کو اپنے دل سے فراموش نہین کر سکتے۔ تھے کہ استنے بڑے عظیم الشان مجمع مین اونکے اسباب وسامان کی حفاظت کیگئی۔ یقین ہے کہ جس وقت دہلی دار السلطنت ہوگئی تو پولیس کے اہم فرائض گورنمنٹ اور پبلک کی نظرمین اور بھی قیمتی بنجائینگے۔ اس کے برخلاف کلکتہ مین حضور ملک معظم کی تشریف آوری پر وہان کی پولیس نے اپنی ڈیوٹی پر عجیب بدنما داغ لگایا۔ اوس پر اخبار بنگالی بہت کچھ لکھ رہا ہے۔ کہ شرفا اور معزز آدمیون پر ڈنڈے برسانا توکوئی بات نہ تھی شہنشاہی جلوس نکلنے کے وقت ڈنڈون کی بارش ہورہی تھی۔ ایک وکیل نے پولیس کو اس طریقہ عمل پر ٹوکا تو یورپین سارجنٹون نے یہ جواب دیا۔ کہ یہ جگہ ٹکٹ والون کے لئے مخصوص تھی۔ لیکن وکیل کا بیان ہے۔ کہ ٹکٹون کے متعلق کسی نے دریافت نکیا ورنہ سب کے پاس ٹکٹ موجود تھے۔ ہمارا لوکل ہم عصر انیگلو انڈین اخبار شاہی میلہ کے موقعہ پر ہندوستان پولیس کی بدمزاجی پر معترض ہے۔ لیکن کلکتہ پولیس مین یورپین سارجنٹون نے جو ناواجب برتاؤ کیا تھا اسکا عشر عشیر بھی یہان کی ہندوستانی پولیس مین نہ تھا۔ جس مجمع مین دو لاکھ سے زیادہ آدمی ہون وہان بغیر ڈائٹ ڈمپٹ کے انتظام نہین ہوسکتا۔ جس کا نام انیگلو انڈین ہمعصر نے بدمزاجی رکھا ہے البتہ کلکتہ مین سارجنٹون کا ڈنڈے مارنا اور دھکا دینا ایک ایسی کھلی ہوئی بات تھا جسکی بدانتظامی سے۔

لگی لپٹی بھی نہین رکھتے ہین کہنے والے

انگریزی جرنلزم کے میدان مین اخبار ڈیلی کرانیکل نے نہایت نیک نیتی اور دیانتداری سے معاملات ایران پر ریمارک کیا ہے۔ اخبار مذکور روس معاہدہ کے نتائج کو شرمناک قرار دیتا ہے۔ جو انگلستان اور روس کے مابین ہوا ہے۔ بلادس کہا جاتا ہے۔ کہ مغربی تہذیب کے دستور العمل نے انسانی فرائض کو بے جا طریقہ سے پامال کیا ہے۔ ایک پرانی سلطنت اگر اپنی اصلاح کرنی چاہتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اوس کو اپنی طاقت کا شکار بنایا جائے۔ بیشک موجودہ روسیہ یورپ کے شیشہ تہذیب کو ایسی ٹھیس لگیگی۔ کہ تمام خوبیون پر پانی پھر جائے گا۔ یورپ نے تمام دنیا کی بہتری اور بھلائی کا ٹھیکہ لے رکھا تھا۔ لیکن ایران کی نسبت جو باتین ظہور مین آرہی ہین وہ نیک نامی کو بدنامی سے بدل رہی ہین۔

نواب صاحب مالیر کوٹلہ کے فرزند تولد ہوا۔

راجہ فتح سنگھ صاحب رئیس لاہور سناتن دھرم سبھا لاہور کے جنرل پریزیڈنٹ بنائے گئے۔

سر ایڈورڈ گرے کی روش پر اعتراضات

مغربی تہذیب پر نا انصافی گھٹائین دیکھکر اخبار ڈیلی نیوز کو بھی مجبور ہو کر یہ کہنا پڑا ہے کہ اس سے پیشتر کبھی کسی برٹش فارن سکرٹری نے لگاتار کسی قوم کی آزادی کا گلا گھوٹنے یا برطانیہ کے اہم اغراض کے برباد کرنے مین اس قدر سرگرمی سے کام نہین کیا۔ وقت آگیا ہے۔ کہ یہ بات صاف طور پر آشکار کیجائے کہ وزارت خارجہ پر سر ایڈورڈ گرے کا رہنا ناممکن ہے۔!!!

ایک آزاد خیال اخبار نے جس سچائی اور رحمدلی سے موجودہ واقعات پر نکتہ چینی کی ہے۔ اوس سے فائدہ اوٹھانا چاہیے۔ اگر ایرانیون کے گہرے زخمون پر مرہم کا پھایا رکھدیا گیا۔ تو امن پسندون کو شکر گذاری کا موقعہ ملیگا۔

کیا مسلم لیگ توڑ دی جائے

گردش چرخ نے ہزارون رنگ بدلے مگر مسلمانون کی قسمت نے کبھی پلٹا نہ کھایا۔ آج کیا ہے۔ جو مسلمان اپنی بیداری کے فکر مین سرگرم ہین۔ ترقی کے خیالات قومون کی اندھی تقلید سے نہین پیدا ہو سکے۔ جب کہ ہر ایک قوم کے اغراض جدا جدا ہین۔ وہ قوم نہایت بدنصیب ہے جو دوسرون کی دیکھا دیکھی اپنے مین ترقی کا جذبہ پیدا کرے۔ ہر گروہ مین یہ جذبہ خود بخود پیدا ہوا ہے۔ اور جس طبقہ نے اپنے اسلاف کے کارنامون سے کام لیا۔ وہ کبھی ناکامیاب نہین ہوا ہے۔ بڑا رونا تو یہ ہے۔ کہ تعلیم یافتہ ہو کر بھی مسلمانون مین ابھی آزادی کی قدر نہین ہوئی ہے۔ بہت سے لوگ قوم کی دردمندی کا دم بھرتے ہین۔ لیکن وہ ابھی جذبہ سے محروم ہین۔ جو قوم کی خاطر اپنے جان پر بنا دین اور اپنی عزت کو نثار کر دین۔ جو کچھ قومی ہمدردی کا راگ الاپا جاتا ہے وہ زبانی ہے۔ اگر دل مین ذرہ بھر بھی اثر ہوتا تو غیر ممکن تھا۔ کہ قوم کو احساس نہوتا۔ اکثر نازک طبیعتوں کی یہ خواہش ہے۔ کہ مسلم لیگ کو توڑ دیا جائے۔ اور مسلمان کانگرس مین شریک ہو جائین۔ یہ خیال کی کمزوری اور نوجوانون کی فاش غلطی ہے۔ دوسرون کی ترقی کو اپنی ترقی سمجھ بیٹھنا دانائی سے بعید ہے۔ ہم اپنی ذاتی کوشش پر اعتماد کرین تو ایسی دس کانگرسون کو طاق پر اوٹھا کر رکھ سکتے ہین۔ مگر یہ اوسی صورت مین ممکن ہے۔ کہ ہم قومی خیالات مین غرق ہو جائین۔ اور ہماری زبان سے۔ جو بات نکلے وہ قوم کے واسطے مفید ہو۔ ہمارے ہاتھ پاؤن سے جو حرکت صادر ہو وہ قومی بھلائی کے لئے ہو۔ ہمین ایک برا اثر

جذبہ کی ضرورت ہے۔ اور جس وقت وہ قوم مین پیدا ہو گیا تو ہم نہایت آسانی سے اپنی گذشتہ عظمت کو حاصل کر سکتے ہین۔ لہذا قوم کا ... فرض ہے۔ کہ اپنی قدیمی ہمدردی کو زندہ کرنے کے لئے مسلمانون مین جو خرابی۔ کمزوری۔ بزدلی موجود ہے اوسے نکال جائے اور پاکیزگی۔ زہد۔ اتقا۔ راستی کو حاصل کیا جاتے ہمارا لباس ہماری خوراک۔ ہمارے عادات۔ ہمارے افعال غرض تمام باتین عربی نمونے پر ہون تو پولیٹکل ترقی پا ئین اسکا کرتب ہے

مسلمان طلبا سبق لین

امریکہ مین کولمبو یونیورسٹی کے طالب علمون نے ایک سال مین ۲۲۵۰۰ روپیہ کی رقم اپنی محنت سے پیدا کی۔ اور وہان اکثر ایسے لڑکے ہین جو بشتماہی کی فیس ۹۰ روپیہ اپنے پیرا لاتے ہین۔ ہمارے مسلمان طلبا فرصت کے اوقات مین مزدوری اور محنت کو عار نہ سمجھین تو مسلمانون کی صنعت گامون مین پھر وہی رونق اور زیبائش نظر آسکتی ہے۔ اس زمانہ مین ترقی کی راہین کھلی ہوئی ہین۔ اور طلبا کو اپنی مدد آپ کرنے کا اچھا موقعہ ہے۔ ہندوستان کی سرزمین پر کتنے ہی کالج اور مدرسے قائم ہو جائین لیکن جب تک طلبا ادھر توجہ نہ کرین گے۔ اون کو مشکلات سے نجات نہ ہوگی

ابراہیم ادہم پاشا کی چٹھی

ترک اسوقت نہایت باقاعدہ طور پر اسلامی جوش سے کام لے رہے ہین جسکے زبردست اثر سے تمام اسلامی دنیا مین حب الوطنی کا راگ گایا جاتا ہے۔ اور اٹلی نے جو تلاطم برپا کیا تھا۔ اوس کے خاتمہ کا۔ وقت قریب آگیا ہے۔ سامان جنگ اور توپ و تفنگ سے زیادہ جو چیز اس لڑائی مین کارگر ہے۔ وہ ترکون اور عربون کی قوم پرستی ہے۔ ادہم پاشا نے مجاہدین عرب کے نام ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

میرے دینی بھائیو مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ سلطنت عثمانیہ نے قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ آخر وقت تک وطن کی مدافعت کی جائے۔ اگر دول عظمی اوس کو مصالحت پر مجبور کرین گے۔ تو بھی یہ صلح نکرے گی۔ اور ہمارے آبا و اجداد کی پاک قبرون کو اطالین گھوڑون کے پاؤن سے روند ڈالے جانے کی نوبت آگئی تو اون کے پاؤن کاٹ ڈالے گی۔ ہم تمہین اکیلا چھوڑ کر نہ جائین گے۔ یا تو ہمارا

بھی تمہارے ساتھ ہی خاتمہ ہوگا۔ اور یا اٹلی والوں
کا گلا کاٹ کر سب مل کر ہیں عیش سے اپنی زندگی بسر
کرینگے۔ ہر جن بہادر لوگوں کی اولاد ہیں اون کی شجاعت
پر دھبا نہ آنے دیں گے۔ دنیا کے ہر طبقہ کے مسلمان
نہایت بے صبری سے اس بات کا انتظار کر رہے
ہیں۔ کہ کب اون کے کانوں میں یہ خبر پہونچے کہ ہماری بہادر
فوج نے دشمن کی صفوں کو چیر کر سرزمین طرابلس
کو روس سے پاک کر دیا ہے۔ ہر طبقہ کے افراد کو بھی
جوش اور وطن پرستی کے احساس سے کامل یقین ہے
کہ ہم دشمن کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے۔ ہم اپنے وطن
کی حمایت میں موت کو ذلت کی زندگی پر ہر طرح ترجیح
دیں گے۔ ہمارے آبا و اجداد کی ہڈیاں قبروں میں اس
بات کو دیکھ رہی ہیں کہ کب ہمارے حقیقی جانشین دشمن
کو نیست و نابود کر کے جانشینی کا تمغہ حاصل کریں۔"

اس چٹھی میں واضح طور پر قومی جذبات نظر آرہے ہیں۔ اور معلوم ہوتا
ہے۔ کہ ترک جنگی فرائض کے انجام دہی میں ہر طرح مضبوط ہیں
اطالوی عورتوں اور بچوں کی دکھ بھری داستانیں پڑھکر کون ایسا مسلمان
ہے جس کا دل نہ کانپ اوٹھا ہو۔ یہاں تک کہ اٹلی کے بڑے بڑے
ظلم نے یورپین نامہ نگاروں کے بدن کو بھی لرزا دیا اور اونہیں انسانی ہمدردی
کے اعتبار سے قلم اوٹھانا پڑا۔ اگر اب یقین ہے۔ کہ ترک اون کی ترکی
تمام کر دینگے جس طرح ہوا سے پہاڑ نہیں ہل سکتا۔ اوسی طرح
اٹلی کی طاقت سے ترکوں اور عربوں کو میدان جنگ میں جنبش
نہ ہوگی اور اون کا قدم جما رہیگا۔

قابل توجہ صاحب انسپکٹر جنرل ڈاک خانہ جات

محکمہ ڈاک سے پبلک کو ہمیشہ
فوائد حاصل ہوتے رہتے
ہیں۔ اور اسی کے وجود
سے گورنمنٹ کے انتظام
کا خوشنما پہلو دکھائی دیتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے خطوط رسانی اور
چیزوں کے بھیجنے میں جیسی آسانی ہے۔ اوس کا مقابلہ گذشتہ تاریخ
نہیں کر سکتی۔ مگر ہم تعجب سے دیکھتے ہیں۔ کہ ڈاکخانہ کی معرفت جو
وی پی اور ان رجسٹرڈ پارسل یا پاکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ اُن میں علاوہ
محصول ڈاک کے بھیجنے والے سے فیس منی آرڈر بھی لکھوان کی صورت میں
پہلے ہی سے وصول کیجاتی ہے۔ اور جب وہ پارسل یا پیکٹ واپس آ
جاتا ہے۔ تو فرستندہ کو منی آرڈر کی فیس نہیں دی جاتی جس سے پبلک کا
نقصان عظیم ہے اور تمام کارخانہ جات شاکی ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جنرل
ڈاک واپس شدہ پیکٹوں اور پارسلوں کی فیس فرستندگان کو واپس کر دینگے
اور منی آرڈر کی فیس مکتوب الیہ سے وصول کرینگے۔ پوسٹل ڈیپارٹمنٹ کو ادھر خاص توجہ
کرنی چاہیے۔

کانگریس اور مسلمانان ہند

[illegible] نے اپنے ایک مسلمان نامہ نگار
کے مضمون پر ریمارک کرتے
ہوئے لکھا ہے۔ کہ انڈیا کی مختلف ٹکریوں کے واسطے نئی نئی
پالیسیاں گھڑنا ہماری خواہش سے بعید ہے۔ اور اہل اسلام خصوصیت کے
ساتھ ہمارے شورہ کے محتاج نہیں معلوم ہوتے ہم نہیں جان سکتے
کہ ملکی معاملات میں اون کو اپنے طریقہ میں تغیر پیدا کرنے کی ضرورت
کیوں محسوس ہوئی ہے۔ اگر مسلمانوں کو کانگریس میں شامل ہونے سے
ایسا فائدہ دکھائی دیتا ہے۔ تو انہیں کون روک ٹوک سکتا ہے۔ حقیقی
کانسی ٹیوشنل طریق پر ایجی ٹیشن کرنے کے لئے اون کے پاس کونسلیں
موجود ہیں۔ وہ اپنے حقوق کی نگہبانی کے لئے انجمن بنائیں۔ لیگیں قائم کریں کچھ
ہرج نہیں ہے۔ مسلمانوں کے حقوق کا پہلے ہی لحاظ رکھا گیا تھا اور آئندہ
بھی اوس کی حفاظت کی جاویگی۔ اور متحدہ بنگالہ کے مسلمان اگر جدید صوبہ
میں اپنے اثر کو غیر محسوس رہنے دیں تو یہ اون کا اپنا قصور ہوگا۔" ہندو
مسلمانوں میں جو عرصہ دراز سے منافرت چلی آتی ہے۔ اوس کی ذمہ وار نہ
گورنمنٹ ہے نہ مسلمان ہیں۔ بلکہ ہم کھلے ہوئے الفاظ میں اوس کا
ذمہ وار برادران وطن ہی کو قرار دیتے ہیں۔ جس کا حال آریہ سماج کے
رویہ بخوبی ظاہر ہو رہا ہے۔ جن بزرگوں کا خون ہماری رگوں میں دوڑ
رہا ہے۔ اون کو ناگوار الفاظ سے یاد کیا جائے تو ہم کیونکر اوس قوم
سے اتحاد رکھہ سکتے ہیں۔ آریہ سماج کے ذریعہ سے یہ بلا تمام ہندوستان
میں پہونچ گئی ہے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ اون کا ظاہر و باطن یکساں
نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ آریہ سماج اسلام کے خلاف رسالوں پر
رسالے نکالتی ہے کتابیں شائع کرتی ہے۔ جن میں اسلامی بزرگوں
کے ساتھ سخت کلامی برتی جاتی ہے۔ اور ہماری قوم کے نادان
اتحاد کے درپے ہیں۔ جب قوم کا خیال ہمارے اسلاف کے متعلق
خراب ہے۔ تو اتفاق کا دامن مراد کیونکر پہلوں سے بھر سکتی ہے
اور ہمیں نیشنل کانگریس میں شامل ہو جانے سے کیا ہاتھ آسکتا ہے۔

آخر یہ وہی کانگریس ہے جس پر ہندو بزرگون کی تعریف ہوتی ہے یہ وہی
کانگریس ہے جس نے عربی کی تائید مین کبھی ایک لفظ بھی زبان سے
نہ نکالا اور ہندی دیوناگری کو رواج دینے کے لئے ہزارہا رزولیوشن
پاس ہوئے۔ اگر ایسے رزولیوشن پاس کئے جانیکے وقت مسلمانون کا ایک
معتد بہ حصہ بھی کانگریس مین شریک ہوتا۔ تو کیا ملی فیلنگ کو صدمہ نہ ہوتا۔
ہم صاف کہتے ہین کہ کانگریس ”نیشنل“ کا لفظ لگا دینے سے یہی مطلب ہے
کہ مسلمانون کے قومی جذبات۔ قومی خیالات اور خصوصاً مذہب کو ہندؤن
مین جذب کرلیا جائے۔ مذہب کا نام سنکر اکثر یونیورسٹی نوجوان چونک پڑتے
ہونگے۔ لیکن اون کے اطمینان کے لئے ہم یہ نظیر پیش کرتے ہین۔
کہ تمام ترقی یافتہ قومون مین مذہب اور پالیٹکس لازم و ملزوم سمجھے
گئے ہین۔ جس قوم کے دل مین ہماری طرف سے دینی کینہ موجود ہے
وہ گذشتہ تاریخ سامنے رکھکر پولیٹکل کینہ بھی رکھ سکتی ہے۔
آریہ سماجی جماعت تو صرف مسلمانون کے مذہب کو تباہ کرنے کے
فکر مین ہے۔ لیکن پولیٹکل کینہ رکھنے والے بہت سے لوگ
ہین جو اپنے اخبارون مین اورنگ زیب کی حکومت پر قلم کے ذریعہ
سے گولہ باری کرتے ہین۔ شہنشاہ عالمگیر کو بالی بی کر کوستے ہین۔
اور یا نیشنل کانگریس کی تقریرون مین فحش جیسے الفاظ مین اورنگ زیبی
حکومت پر تبرا ہو چکا ہے۔ کہان گئی مسلمانون کی قومی حمیت کہ آج وہ
اوسی انجمن مین ہنسی خوشی شریک ہونے کا تہیہ کر رہے ہین جس کی ناگوار
آواز سے تعمیر ہندوستان کے بزرگون کی زبانین بھی جنبش مین آجاتی
ہین۔ ہم اتحاد کو ہندوستان کی حقیقی نجات کا ذریعہ تصور کرتے ہین۔
لیکن جب تک آریہ سماج کی طرف سے رسالہ بازی بند نہو۔ جب
تک عام ہندؤن کے خیالات مین صفائی پیدا نہو جائے جب تک ہماری
تعلیم اونکی برابر نہو۔ جب تک ہماری جماعت کی تعداد مین اضافہ
نہو۔ اسوقت تک مسلمانون کو نیشنل کانگریس مین شریک ہونا
بانی سر سید مرحوم کے مقررہ اصول کو توڑنا مفید نہین بلکہ مضر ہے۔

خیالی پلاؤ

مہاشہ دھرم پال ۱۲ر جنوری کے اندر مین لکھتے
ہین کہ ہمارے مسلمان بھائی اب تک اس
کوشش مین مصروف رہے۔ کہ وہ ہر ایک بات مین ہندؤن سے الگ
رہین گے اون کو ہر چند سمجھایا گیا۔ کہ یہ ایک غلط پالیسی ہے مگر اون کی
سمجھ مین نہ آیا۔ آخر کار زمانہ نے خود ہی ورق پلٹا اور اون مین
سے بعض کی آنکھین کھل گئین۔ اور انہون نے اس بات کو محسوس کرنا
شروع کیا۔ کہ اون کو ہندؤن سے الگ تھلگ نہین رہنا چاہیے ہم مسلمانون
کی اس نئی پالیسی کو ایک مبارک تحریک خیال کرتے ہین۔“
آریہ سماج کا یہ خیال ہے۔ کہ مسلمان ہندؤن مین جذب ہو جائینگے
دھرم پال نے جس امید پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ وہ سراب
سے زیادہ وقعت نہین رکھتی۔ مسلمان خوب سمجھتے ہین۔ کہ آریہ
سماج ان لوگون کو شدھ کرنے کے لئے اپنی جان لڑا رہی ہے۔ جو شاہی
وقت مین مسلمان ہو گئے تھے۔ یہ وہ اصول ہے جس سے اتحاد
غیر ممکن ہے۔ کون شخص چاہتا ہے۔ کہ ہماری جماعت مین سے
آدمیون کی تعداد گھٹ جائے۔ اگر آریہ سماج اپنی روش کو
بدل دے تو آج اتحاد ہو سکتا ہے۔ ورنہ یہ تحریک حباب ہے
جس کی بے ثباتی پہلے ہی سے عیان ہے۔ ع

ایک جا دیر و حرم ہم سے نہ دیکھا جائیگا۔

دو قومون مین اختلاف کی بنا مذہب ہوتا ہے اور یہ غیر ممکن ہے
کہ پولیٹکل فوائد کی ہوس مین ہندو مسلمانون کے عقائد متحد
ہو جائین۔

پولیٹکل اتحاد ممکن ہے یا نہین

اخبار ہند ورقم طراز ہے کہ ”حقوق کے لحاظ سے ہندو مسلمان
ایک ہی سرزمین پر آباد ہین۔ ایک
ہی ملک کا آب و دانہ کھاتے ہین
ایک ہی حکومت کے ماتحت ہین۔ اس لئے اس پہلو سے قدرت نے تو
ان دونون مین کوئی اختلاف نہین رکھا۔ اور ان مین پولیٹکل اتحاد و اتفاق بالکل
ممکن ہے۔ بلکہ ہندو اسکے لئے دل سے آمادہ اور تیار ہین لیکن برا ہو نامراد خود
غرضی کا جس نے برادران وطن کے کان مین پولیٹکل اہمیت کا منتر پھونک دیا
ہے۔ اور بحیثیت شہری کے ہندون کی برابر کھڑا ہونا کسر شان سمجھتے
ہین۔ اس اتحاد سے بے شمار فوائد حاصل ہو سکتے ہین۔ اور ملک مین اسکی
اشد ضرورت ہے۔ لیکن ظاہرداری سے اتحاد نہین ہو سکتا۔ مسلمان ایسے
نادان نہین ہین کہ اپنی قومی زندگی اور موت کو دوسرون کے ہاتھ مین دیدین۔
ظاہری اتحاد سے تو یہ بہتر ہے کہ وہ اپنے قومی اتفاق کی شاہراہ کو وسیع کرین۔
جن مین تمام ممالک کے مسلمان شامل ہون۔ مسلمانون کی پولیٹکل اہمیت محض
برادران وطن کی خود غرضی سے ظہور مین آئی ہے۔ اگر اس خود غرضی کا آسانی
سے خاتمہ ہو جائے تو ہندوستان مین بھی اتحاد ممکن ہے۔

مراسلت

مخدومی و مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم

کل ۲۳ جنوری کو مجھے معلوم ہوا کہ پنڈت بھوجدت ایڈیٹر اخبار آریہ مسافر آگرہ کوتانہ مین آئے ہوئے ہین۔

مین بھی مع دیگر اشخاص کے رات کے آٹھ بجے منڈے مین پہونچا لکچر شروع ہو چکا تھا۔

پنڈت جی یہ بات ثابت کر رہے تھے کہ ہندو خواہ کوئی ہون مذہب سناتن دھرم یا جین مت وغیرہ اور تو اور برہمن چھتری اور ویش یہ سب مردہ ہین۔ کیونکہ مسلمان اور عیسائی چھریان لئے ہوئے کھڑے ہین اور ان کے ستر یکو کاٹ کاٹ کر کھائے چلے جاتے ہین مگر انہین کچھ خبر نہین مردم شماری کے کاغذات سے معلوم ہوا کہ دس سال کے عرصہ مین ساٹھ لاکھ ہندو مسلمان ہوگئے ہین۔

غرض اس امر پر زور دیا گیا کہ تم اٹھو اور عملی کوشش کرو اس خیال کو جانے دو کہ جو ہندو مسلمان یا عیسائی ہوگیا۔ وہ گیا۔ یہ غلط ہے دیکھئے ہم نے کئی مسلمانون کو شدھ کرلیا۔ ہم نے پانچ ہزار راٹھورون کو شدھ کرلیا۔ اب وہ ہندو ہین۔

مجھے جناب پجانے سے معلوم ہوا کہ دوسرے کنارہ پر جو گاؤن آباد ہین۔ وہ نگاؤن کے ہین جو مسلمان ہین۔ یہ وہ لوگ ہین جو ظلم سے مسلمان کئے گئے ہین۔

یہ وہ لوگ جو مسلمان "نگا" کہلاتے ہین یہ اورنگ کے زمانہ کے ہین انہین شدھ کرنا چاہیئے۔

انجمن ہدایت الاسلام دہلی وغیرہ کو توجہ دلا دین کہ تحصیل سونی پت مین دریائے جمنا کے کنارہ پر جو مسلمان نگا آباد ہین انکی خبر لین۔

خریدار الحق نمبر ۶۸۵

منقولات

تمدن اسلامی ہے

انسان ذاتی طور پر آزاد ہے اور اس حریت کے حاصل کرنے کے واسطے بعض اوقات وہ اپنی جان پر کھیل جانے سے بھی پروا نہین کرتا۔ یہی آزادی ہے جسکو "ترقی انسانی کا اصل اصول" لکھا ہے کہ اور وکٹر ہیگو بتلاتا ہے کہ آزادی ایک ایسی ہوا ہے جو نفس انسانی کی زندگی کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔ ہیپوڑ یو لکھتا ہے کہ آزادی دنیا کی ہر قسم کی سعادت و فلاح سے افضل ہے۔ مگر یہی آزادی اسکو مجبور کرتی ہے کہ اپنے آپ کو متمدن بنادے ورنہ اسکی ضروریات زندگی مین ایک عظیم الشان تلاطم برپا ہو جائے گا۔ اور اسی وجہ سے علمائے تمدن کا اسبات پر پورا اتفاق ہے کہ انسان اجتماع کے لئے مجبور ہے اور وہ کسی وقت بھی اس سے مستغنی نہین ہو سکتا۔

زمانہ گذر گیا اور اپنے ساتھ تمام چیزون کو بھی لے گیا جو قدرت ازلیہ کے خلاف مرضی تھین۔ اور جو جذبات انسانی کے ناموافق تھین بہت سی قومین ہو چکین اور دنیا کے منصب پر انہون نے اپنے فرض منصبی کو حتی المقدور نباہا۔ اگرچہ چند ایام کے بعد وہ اس جگہ سے ناپید ہو گئے اگر کوئی شخص چاہے لیکن بھی ان کا پتہ لگانا چاہے تو اواسئے بھٹکنے اور بے سود محنت کے کچھ ہاتھ نہ لگے گا بلکہ یہ بھی معلوم نہ ہوگا کہ وہ کون سے تودہ خاک کے نیچے نفخ صور کے انتظار مین آرام کر رہے ہین۔ مگر اسی تگ و دو مین ہمین بعض ایسے ٹمٹمانے چراغ بھی دکھائی دینگے جنکو دست برد زمانہ نے تباہ کر دیا ہے اور حوادث روزگار نے ان کے نام مٹانے مین کوئی کسر نہین چھوڑی مگر وہ ایک ایسی بات کے ظہور کے باعث ہوئے جس نے انکو چار چاند لگا دیئے بقائے دوام کا سہرا ان کے سر پر آویزان کر دیا جسکی وجہ سے ان کا نام ہر مجلس مین فخر کے ساتھ پکارا جانے لگا۔ اور جو ہر زمانہ اور قرن کے گوہر درخشندہ شمار کئے جانے لگے۔

اسلام نے ایسے وقت مین فاران کی چوٹیوں سے طلوع کیا۔ جبکہ اخلاقی قوتین مضمحل ہو چکی تھین۔ برکات آسمانی کا نزول اہل دنیا پر موقوف ہو چکا تھا۔ خدائے واحد کی عبادت مین دوسرون کو شریک کیا جاتا تھا۔ یورپ ازمنہ مظلمہ اور جبریہ کے تاریک گھڑے مین پڑا ہوا تھا۔ حریت انسانی کے لئے قانون معطل ہو چکا تھا روم اور ایران کی عظیم الشان سلطنتین چراغ سحری کی طرح ٹمٹما رہی تھین

کیریا اور بابل کا خیال لوگوں کے دلوں سے دور ہو چکا تھا۔ اقوام گذشتہ کے تمدن ان کے اصول اور ان کے قواعد حاجات انسانی کو پورا کرنے میں قاصر ثابت ہو چکے تھے۔

اسلام نے اگر یک بیک تمام دنیا کی کایا پلٹ دی بادیہ نشینان عرب کو مہذب بنایا ان کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دی اور عام طور پر اس کی منادی کردی کہ **کل مومن اخوۃ**۔ حضور رسول کریم جس کام کی تکمیل کے واسطے مبعوث ہوئے تھے اس میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ جان سے مار ڈالنے کے منصوبے گٹھے گئے مشرکین مکہ نے آپ سے تمام تعلقات ترک کر دیئے۔ ایک انسان کامل قوم کی اصلاح کے واسطے ان کے پاس جاتا ہے مگر وہ پتھروں سے مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر تا کجے۔ آپ کی وسیع الاخلاقی، حسن سلوک اور شیریں گفتگو نے مخالفین پر وہ اثر کیا کہ جوق جوق حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے۔ آپ کی سادہ زندگی اور فطرت کے مطابق تعلیم ہر سلیم الطبع کو اپنا گرویدہ کرتی گئی۔ آپ کا کسی کے ساتھ ایک دفعہ خندہ پیشانی سے پیش آنا گویا تمام عمر کے لئے زر خرید غلام بنانا تھا جو آپ کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔

ہر ایک قوم میں قدرت نے بعض خاص اوصاف ودیعت کر دیئے ہیں کہ وہ ان میں بہت جلد ترقی کر کے اعلٰے مرتبہ کو پہنچ جاتی ہے اور اگر ان کے علاوہ دوسری باتوں میں وہ جد و جہد کرے تو ان میں اس کو ویسا امتیاز اور تفوق حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض اوقات ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ مصر کے قدیم باشندے نہایت ترقی یافتہ تھے۔ مگر ان کی ترقی صنعت میں محدود و منحصر تھی۔ ان کی عمارتیں ان کی سنگ تراشی اور ان کی مومیائیاں اب تک لوگوں کو حیرت ڈال دیتی ہیں۔ مگر جب ہم فن مصوری کی طرف توجہ کرتے ہیں تو مصریوں کو اس میں قاصر دیکھتے ہیں۔ اور طب سے ان کو کچھ مناسبت معلوم ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی قوم کی ترقی میں اس کی خصائص کو بہت دخل ہوتا ہے۔ مگر جب ہم عرب کی طرف نگاہ دوڑاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے جس شعبہ کی طرف توجہ کی اس کو انتہا تک پہنچا کر چھوڑا۔ شاعری۔ فیاضی اور مہمان نوازی یہ تو ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھیں۔ بڑے بڑے معرکوں میں اکیلے گھس جانا ان کے نزدیک معمولی بات تھی ایک عربی شاعر کہتا ہے۔

اذیھم القلب بین یمینہ عزمہ ونکب عن ذکر العواقب جانبا

تابط شرا اپنی ابن عم کی تعریف کہتا ہے۔

یظل بموحیاۃ ویمسی بغیرھا جحیشا ویعروری ظھور المھالک

انہی میں تمدن اسلامی کو بھی دیکھتے ہیں مسلمانوں نے ایک ایسی شاندار حکومت قائم کی جس کی نظیر ملنی محال ہے۔ ان کے اکتشافات علمی تعجب میں ڈالنے کے لئے کافی ہیں اور وہ بھی ایسے زمانہ میں جبکہ عام طور پر یورپ میں یہ خیال جاتا تھا کہ جنوب کی طرف خط استوا کے نیچے ایک آگ کا بہت بڑا حلقہ ہے جو کسی صورت میں بھی عبور نہیں کیا جا سکتا اور یہ خیال اس وقت زائل ہوا جب اس جانب کے قطعات مفتوح ہو گئے جب کہ کولمبس اپنے محسن کو آخر عمر تک پابزنجیر محبوس رکھا گیا جس وقت کوئی تحقیق علمی خصوصاً یورپ کے ارادوں کے خلاف ایک خواہت کو اپنا جانی دشمن بنانا تھا۔ مارٹن لوتھر کو محض اسی جرم کی بنا پر طرح طرح کی تکلیفیں پہونچائی گئیں۔

مسلمانوں نے نہ صرف ایک نئے علم الاخلاق کی بنیاد ڈالی جو اساطیر اولین سے مختلف تھا بلکہ ایک ایسا عظیم الشان تمدن قایم کیا جو عدل اور انصاف کے اعلٰے ترین اصول پر مشتمل تھا جو اپنی دلفریبی کی وجہ سے تمام عالم کا مایہ ناز بنگیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں باقی تمدنوں پر غالب آگیا اور گویا گذشتہ اقوام کے تمدن تقویم پارینہ ہو گئے۔

یہ امر تمام عقلا کے نزدیک مسلم ہے کہ جو چیز قانون قدرت کے مطابق انسانی جذبات کو خیال کر کے بنائی گئی ہو اس کو ثبات اور قیام دنیا میں حاصل ہو سکتا ہے۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی تعلیم کہ اگر تمہارے گال پر ایک طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کے سامنے کر دو۔ بدن انسانی میں قدرت نے متضاد قوتیں جمع کر دی ہیں اگر اس میں احسان، جود اور عفو کا مادہ پایا جاتا ہے تو کفر نعمت بخل اور انتقام بھی اس کے ساتھ ہی موجود ہے۔ ہاں ہر ایک کا ظہور اپنے اپنے موقعہ پر ظاہر ہوتا ہے۔ اسلام نے اس راز کو سمجھا اور خوب سمجھا **الحر بالحر والعبد بالعبد** اس کی خبر دے رہا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرما دیا کہ اگر عفو کو کام میں لاؤ تو یہ اور بھی مستحسن اور اقرب الی التقوی ہے تاکہ اگر ایک جانب قوت سافلہ کو کچھ تائید ہوتی ہے تو ادھر یہ سعی کی جاری ہے کہ انسان اپنی حالت اصلیہ کے تنگ دائرہ سے نکلکر ملکوتی صفات حاصل کر کے فائز المرام ہو جائے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو ارشاد فرما رہے ہیں بعثت لاتمم مکارم الاخلاق صادق ہو جائے اور تخلقوا باخلاق اللہ پر پورا عمل ہو جاوے۔

باقی آئندہ۔

جشن تاجپوشی

حضور جارج پنجم خلد اللہ ملکہٗ رقمزدہ مولوی محمد یٰسین صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری انجمن معاون الاسلام سنبل

ہر باغ و بوستان مین ہر ایک انجمن مین
فصل بہار آئی گویا چمن چمن مین

اُف رے وفور شادی یہ ہی جوش عشرت
پہولے نہین سماتے ہین پہول پیرہن مین

طوطی کی ہے زبان پر جاری نوید عشرت
مژدہ ہے تہنیت کا بلبل کے ہر سخن مین

کیا دہوم مچ رہی ہے کیا شور ہو رہا ہے
شادی کے چہچہوں سے گلزار ہین چمن مین

مشاطہ بنکے شبنم موتی پرو رہی ہے
سُنبل کی کاکلون مین اور زلف پر شکن مین

ہاں کہ پر تکلف ہے پیرہن گلون کا
کچھ اور ہی مزا ہے نسرین کے سادہ پن مین

ممتاز یون گلون مین سورج مکہی ہوا ہے
جسطرح ماہ تابان تارون کی انجمن مین

تخت زمردین پر بیٹھا ہے شاہد گل
گانے لگی ترانے صحن چمن مین بلبل

بزم چمن مین اکثر خوبان نئے نئے ہین
خلد برین مین گویا غلمان نئے نئے ہین

رونق نہ ہو دوبالا کیون بزم بوستان کی
شادی نئی نئی ہے ارمان نئے نئے ہین

جشن تِلک دلربا کے شاداب ہے خسروی کے
صحن چمن مین ہر سو سامان نئے نئے ہین

اللہ رے جوش شادی خود اپنی خواہشون سے
رونق فزا ہے گلشن ریحان نئے نئے ہین

گلشن مین سیکڑون کیا بلکہ ہزارون لاکھون
مصروف سیر دلکش انسان نئے نئے ہین

دیکہا جو غور کرکے بلبل کی بیخودی پر
گل باغ مین ہزارون خندان نئے نئے ہین

مین نے غنچہ سے پوچہا اے جان کسکی خاطر
آراستہ چمن مین ایوان نئے نئے ہین

بولی بصد عنایت مجہسے وہ راحت دل
سُن غور سے یہ مژدہ دیتی ہون تجھکو غافل

اوج فلک پہ تابان آج اسکا مشتری ہے
محبوب جسکے آگے تخت سکندری ہے

کرتے ہین فخر جسپر دن رات فتح و نصرت
ممتاز جسکے در پر شاہی و سروری ہے

آنکھین ہوئین قمر کی جسکی جبین سے روشن
پرنور جسکے رخ سے سلطان خاوری ہے

ہیبت سے آج جسکی رستم کی تن بدن مین
لرزہ سا آرہا ہے اعضا مین تھرتھری ہے

جسکے ملازمون مین مشرق سے تا بمغرب
نایاب کبر و نخوت نادر ستمگری ہے

مثل غلام جسکی دولت سراپہ حاضر
جاہ و حشم ترقی اقبال و یاوری ہے

جس کا ہے نام نامی مشہور جارج پنجم
دہلی مین آج اسکا دربار قیصری ہے

سنکر خوشی کا مژدہ اوس راحت جہان سے
بیساختہ یہ مطلع نکلا مری زبان سے

ہووے تجھے مبارک اے شاہ جارج پنجم
عیش و کامرانی یہ جلسہ ترنم

اے خوش نصیب قیصر ہووے تجھے مبارک
یہ مسند مکلل یہ پر دعا ہے قائم

اے شاہ کام خسرو ہو مسند مبارک
یہ خندہ مسرت یہ گلستان تبسم

برسا جو آکے تیرے جود و عطا کا بادل
پر ہو گیا گہر سے دامان بحر قلزم

خوف و خطرت تیری اے شاہ عالم آرا
اضداد مختلف مین ممکن نہین تصادم

بس اے جلا دعا پر کر ختم یہ قصیدہ
سنکر ترے سخن کو دشمن کے ہوش ہین گم

جبتک رہے سخن کی دنیا مین قدر و عزت
جبتک کہ شاعرونکے لب پر رہے تکلم

یارب رہے سلامت یہ شاہ بامروت
باعیش و کامرانی باعز و جاہ حشمت

المرسل خادم الاطبا محمد مبارک حسین جنرل سکرٹری انجمن معاون الاسلام سنبل

موتمر الانصار دیوبند

کا

دوسرا سالانہ اجلاس میرٹھ مین

اسلام اور مسلمانون کے ہواخواہ اس مسرت انگیز خبر کو نہایت شوق سے سنین گے کہ موتمر الانصار مدرسہ عالیہ دیوبند کا دوسرا سالانہ اجلاس امسال میرٹھ مین ہونا قرار پایا ہے جسکی تاریخین ۶-۷-۸ اپریل مطابق ۱۷-۱۸-۱۹ ربیع الثانی ہوگی۔

مزید انتظامات وحالات بعد مین شایع کئے جاوینگے۔

المعلن

عبید اللہ ناظم جمعیۃ الانصار مدرسہ عالیہ دیوبند

ضرورت زمانہ

اس کتاب مین آریہ سماج کے ان بڑے اعتراضون کا جو ہمیشہ وہ مسلمان سے متعلق تعلیم اسلام و قرآن مجید کے کرتے رہتے ہین نہایت خوبی اور شایستگی و پختگی سے مدلل عقلی و نقلی تحقیقی و الزامی قرآن شریف سے جواب دیئے گئے ہین۔ اس کتاب کا ایسے زمانہ مین جبکہ چارونطرف سے اسلام پر اعتراضون کی بوچھار ہو رہی ہے ہر ایک مبتدی و منتہی انگریزی خوان نوجوان طلبا مدارس اسلامیہ وغیرہ کو پڑھنا اور یاد کرلینا بلکہ ہروقت اپنے پاس رکھنا ضروری ہے۔ قیمت ۸ر آنے

خبرین

شاولی کے مقدمہ کی سماعت مدراس ہائی کورٹ کی خاص عدالت مین ہو رہی ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کیجانب سے شاہنشاہ معظم کی خدمت مین شاہی روانگی کے متعلق اظہار ہمدردی کا ایک تار روانہ کیا گیا تھا جس کا جواب پرائیویٹ سکرٹری شہنشاہ معظم نے روانہ فرما کر ایسوسی ایٹڈ پریس اور خصوصاً اہل پریس کا پے در پے خبرین چھاپنے کے لئے شکریہ ادا کیا۔

سر آغا خان ۱۰ جنوری کو اپنی کشتی مین سوار ہو کر شاہنشاہ معظم سے شرف ملاقات حاصل کرنے مدینہ جہاز پر گئے تھے دیر تک شاہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ سے گفتگو کرتے رہے اور سوا ۴ بجے واپس لوٹ آئے

شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی سکرٹری وقف علی الاولاد ایسوسی ایشن لکھنو سے تار دیتے ہین کہ ایسوسی ایشن مذکور کا ایک وفد ۲۴ جنوری کو والیسرائے کی کونسل کے ہوم ممبر کی خدمت مین حاضر ہوگا۔

ہائیکورٹ مدراس کے رجسٹرار کو شاہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ کی دستخطی تصویر بطور تحفہ مرحمت کی گئی ہے جو ہائیکورٹ کے کمرے مین آویزان کیجائیگی۔

لندن کا اخبار انڈیا لکھتا ہے کہ بنگال کی گورنری کے متعلق انگلینڈ اور ہندوستان مین بڑا انتظار کیا جا رہا ہے۔ ڈیلی میل کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ غالباً آنریبل سر کرشن کپتا کو گورنر بنایا جائیگا اور مارننگ پوسٹ بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

کرنل کول جو دربار دہلی کے موقعہ پر شرقی بنگال و آسام کے کیمپ کے افسر انچارج تھے۔ جدید دار الخلافہ دہلی کے متعلق خاص دیوٹی پر دہلی ہی مین رکھے گئے۔

لاہور کی خبرون سے معلوم ہوا کہ دینا ناتھ ایڈیٹر اور بدھا رام پرنٹر ہندوستان کے نام عدالت مولوی محمد شفیع اکسٹرا اسسٹنٹ گوجرانوالہ سے وارنٹ جاری ہوئے ہین مقدمہ کی پہلی پیشی ۲۲ جنوری ۱۹۱۲ء

کو مقرر ہوئی ہے۔

چینی انقلابیون نے چینی ترکستان کے انتہائی مشرقی شہر کا تحت الحل کاشغر مین بھی جمہوریت کا اعلان کر کے چار سو پانچسو آدمی قتل کر دیئے ہین۔ جاپان نے انقلابی جماعت کو قرض دینے سے انکار کر دیا ہے۔

جدید پایہ تخت دہلی کے رقبہ مین ضلع میرٹھ کا ۳۰ میل مدور علاقہ شامل ہوگا۔

۸ جنوری کو بمبئی مین ایک بلوچی سپاہی نے دوسرے کو خیمہ مین سنگین سے ہلاک کر دیا۔

رنگون مین روسی اغتصابات اور مظالم تبریز وغیرہ کے خلاف اظہار ناراضی کے لئے مسلمانون کا ایک شاندار و با اثر جلسہ ہوا جس مین حکومت برطانیہ سے ایران کی آزادی و سلامتی برقرار رکھنے مین سعی کرنے کی مودبانہ درخواست کی گئی۔

مسٹر مورنارڈ نے ایرانی خزانہ کے دفتر کا جبراً قبضہ کر کے امریکین محاسبون کو وزارت کیطرف سے پیغام پہنچا ہے کہ اگر وہ نئے آدمیون کو چارج دینے مین توقف کرینگے۔ تو وہ صرف موقوف ہی نہین کر دیئے جائینگے بلکہ سزا بھی پائینگے۔

روسی فوج کے دستے آردبیلا اور خوصی کی سڑک پر متعین کئے گئے ہین کہ کرد قزاقون سے مسافرون کی حفاظت کرین۔

حکومت عثمانیہ نے بلجیم کا ایک ہوائی جہاز گرفتار کر لیا ہے۔ عنقریب دو ہوائی جہاز مع خاص ترکی جنگی ایرد پلین کے فرانسیسی علاقہ مین ہو کر طرابلس کو جائیگا۔ پیرس مین اس کی نسبت بہت سی چہ میگوئیان ہو رہی ہین اور وہان کے قانون دان اشخاص کہتے ہین۔ کہ علیحدگی کی پالیسی کو اس بات سے کوئی نقصان نہین پہنچ سکتا کہ فرانس کے علاقہ سے یہ جنگی ہوائی جہاز گزرا کرین۔

طرابلس کے دو نائبون نے حقی پاشا کی وزارت پر جو الزامات لگائے تھے۔ ان کی تحقیقات کا کام پارلیمنٹ کے چند ممبرون کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ کمیٹی نے وزارت خارجیہ کے دفتر سے وہ کاغذات لیکر اس مسئلہ کے متعلق ایک خلاصہ تنقیحات کا تیار کر لیا ہے اور خلیل بک سابق وزیر داخلیہ کے اظہار بھی حاصل کئے گئے ہین

براہین احمدیہ۔ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیاء خاتم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل جو تمام فلاسفروں۔ عالموں سائنسدانوں کو ساکت و عاجز کر دینے والے ہوں۔ ملاحظہ کرنا چاہیں۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ رسول زندہ مذہب دیکھنے کے شایق ہوں تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کریں جس کے جواب دینے کے لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کیطرف سے دس ہزار روپیہ مقرر تھے قیمت ہے مجلد للعہ

سرمہ چشم آریہ قانون قدرت کس کو کہتے ہیں اسکی مفصل بحث۔ مسکت خصم اعتراضات معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ وقدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی وعلمی جواب دینے کے لئے ۵۰۰ روپیہ انعام قیمت فی جلد ۱۲ار مجلد عہ

شدہی کی اشدہی۔ آریوں کی زبردست اور قابل فخر شدہی کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کرکے ثابت کردیا ہے۔ کہ کوئی شدہی دیانندی مت کو سچا سمجھکر نہیں ہوئی۔ آریوں کی کتابوں ہی سے آریوں پر ایسا اتمام حجت کیا ہے۔ کہ آجتک اس کا جواب نہیں ہوا۔ انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت ۴ر

وید۔ انجیل اور قرآن کا خدا۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ار

کلام الامام۔ آریوں کے لئے ایک ناصحانہ نظم قیمت صرف ار

تسلیم دعوت۔ آریہ عیسائی اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الٰہی کی فلاسفی۔ فرشتوں کا عرش کو اٹھائے رکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت صرف ۳ر

اسلام ترک اسلام دھرمپال کا جواب۔ قیمت صرف ۶ر

پیغام صلح۔ آریوں سے شرائط صلح قیمت ار

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر۔ ار

کفارہ۔ لاجواب رسالہ رد کفارہ نصاریٰ سے ہیں قیمت صرف ۳ر

تیغ صابریہ بر عقاید آریہ۔ آریوں کے عقاید کی تردید قیمت ۱۲ار

چشمہ معرفت۔ آریوں کے تمام اعتراضات کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت۔ قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل سے تصدیق۔ قیمت مجلد سے غیر مجلد عہ

رسالہ گوشت خوری۔ آریوں کے اعتراضات گوشت خوری کا طبعی عقلی نقلی علمی ثبوت قیمت ۲ر

دیانند کی الف پر ریویو۔ ہر ایک تعلیم یافتہ مسلمان مولوی۔ واعظ۔ ہر نوجوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے قیمت صرف ۸ر

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کا پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے۔ جو جگدمبا پرشاد آریہ نومسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید میں انعامی ۹ ہزار روپیہ شایع کی تھی جس کا آجتک جواب نہیں ہوا۔ دو جلدوں میں قیمت ہر دو مجلد سے غیر مجلد عہ

حدوث مادہ۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہیں۔ بلکہ حادث ہے۔ ساتھ ہی آریوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں قیمت ۳ر

سفرنامہ۔ روم و شام۔ مرتبہ مولانا شبلی نعمانی قیمت فی جلد مجلد عہ

اصلاح البشر۔ قال اللہ علاج حرص تیار۔ اخلاقی رسالے عالیجناب مولوی نواب صدر الدین حسین خان رئیس کی تصنیفات سے ہیں۔ جو چھپ گئے

بڑے مسلمانوں کو پڑھنے ضروری ہیں۔ تینوں کی قیمت صرف ۵ر

ذوالفقار علی برگردن دیوشقی نام دیا مرتد آریہ کے رسالے نعرۂ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت صرف تین آنے ۳ر

تنبیہ زبان دراز بجواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب۔ قیمت صرف ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

ایک مسلمان کا پیغام۔ اس میں مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورونانک صاحب کا اسلام اور سکھ قوم کے نام زبردست پیغام۔ قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

پیدایش عالم۔ اس رسالہ میں دیانند بانی آریہ سماج نے ان تمام دلائل کو معقول ومنقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تھے۔ اور آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلوں سے جو آریوں کی مسلمہ ہیں دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدایش ثابت کردی ہے۔ قیمت ۳ر

سومنگلا ایک مذہبی دلچسپ اور پرلطف ناول ہے روشن قابل دید قیمت ۴ر

لیکچر اشاعت اسلام نواب محسن الملک کا۔ اشاعت اسلام پر مشہور لیکچر ۴ر

دھرم کی کسوٹی یعنے سوامی درشنانند کے ان مختلف سوالات کے جوابات جو مسلمانوں سے راولپنڈی میں کیے تھے قابل دید قیمت صرف ار

وید کے طہوسین فتور مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

دھرمپال کا کچا چٹھا۔ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار